Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۹

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۷ رمضان ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۱ ظہور ۱۳۵۸ھش ۔ ۲۱ اگست ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۹۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کی بہو اہلیہ عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی فارما کالوجسٹ یونیورسٹی لوئی وِل کنٹکی امریکہ وہاں پر عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں چنانچہ ان کی والدہ محترمہ بھی وہاں گئی ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو شفاءِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز عزیز ڈاکٹر کریم اللہ صاحب معہ اہل و عیال کیلیفورنیا جا رہے ہیں نئی جگہ ان کیلئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا باعث ہو۔ آمین۔

(خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

کا

سالانہ یک روزہ اجتماع

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۷۹ء

کو ہو رہا ہے جس میں مرکز سلسلہ سے

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
(۲) صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
(۳) محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
(۴) محترم حافظ مظفر احمد صاحب
(۵) محترم مولوی غلام باری صاحب سیف

اور

- امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ پنجاب
- امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور
- ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ سندھ

کی خدمت میں شمولیت کی درخواست کی جا رہی ہے

تمام خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع سے مستفید ہونے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

ناظم اعلیٰ سالانہ اجتماع
خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

جب تک اچھے عمل نہ ہوں صرف بیعت سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا

کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک اور متقی بنو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (الممتحنہ ۱۳)

ترجمہ:۔ اے نبی! جب تیرے پاس عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو نہیں قرار دیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ ہی زنا کریں گی اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان کی بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کر۔ اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم کرنے والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ ۔ (ابن ماجہ باب خروج المہدی)

ترجمہ:۔ پس جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل برف پر چل کر جانا پڑے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ "مہدی" ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اوائل عمر کے لوگوں کی بیعت میں مجھے تردد ہوتا ہے جب تک انسان کی عمر چالیس برس کی نہ ہو تب تک ٹھیک انسان نہیں ہوتا۔ اوائل عمر میں تلوّن ضرور آتا ہے۔ میرا ارادہ نہیں ہوتا کہ ایسی حالت میں بیعت لوں مگر بدیں خیال کہ دل آزاری نہ ہو بیعت لے لیتا ہوں۔ انسان جب چالیس برس کا ہوتا ہے تو اُسے موت کا نظارہ یاد آجاتا ہے۔ اور جس کے قریب ابھی موت کا خوف نہیں اس کا کیا اعتبار۔" (ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۲۲)

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اُسے برکت ہوتی ہے۔ آجکل بلا کا زمانہ ہے۔ طاعون ہر طرف پھیل رہی ہے۔ صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو، متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منّت کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اُسے پس پشت ڈال دے تو اُسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۷۴)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ر رمضان ۱۳۹۹ھ
۲۱ر ظہور ۱۳۵۸ہش
۲۱ر اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت جامع قرآنی دُعا اور اس میں پوشیدہ انتباہ

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں اور احسانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس نے مختلف انبیاء علیہم السلام کو ان کی اُمّتوں اور متبعین کی دینی و دنیوی فلاح کے پیش نظر بعض دعائیں سکھائیں اور پھر ان سب دعاؤں کا اپنی آخری اور تاقیامت قائم و جاری رہنے والی شریعت یعنی قرآن عظیم میں اعادہ کر کے ان میں بعض نئی اور ہمہ گیر و پُر تاثیر دعاؤں کا اضافہ بھی فرمایا اور اِس طرح اُمّتِ مسلمہ کو بہت جامع اور انقلاب انگیز دعاؤں کا خزینہ عطا فرما کر ان کے لئے پہلی اُمّتوں سے کہیں بڑھ کر خدائی افضال و انعامات کو جذب کرنے کے انمول مواقع بہم پہنچائے اسی لئے افرادِ اُمّت کے واسطے (جسے اُس نے خیر اُمّت قرار دیا ہے) اللہ تعالیٰ سے انعامات پانے اور درجات حاصل کرنے کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھلے ہیں۔ اِن انعامات اور درجات کا پانا اور ان کا مورد بننا ان جامع اور ہمہ گیر دعاؤں کے ساتھ وابستہ ہے جو اِس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اِس آخری اور افضل ترین اُمّت کو سکھائی ہیں۔

یہ سب دعائیں جو اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ مسلمہ کو سکھائی ہیں غایت درجہ مقبول دعائیں ہیں۔ اُس کا اِن دعاؤں کا قرآنِ مجید کے ذریعہ اُمّت کو سکھانا اِس امر پر دال ہے کہ ان دعاؤں کو اُس نے خاص قبولیت عطا فرمائی ہے۔ اگر یہ دعائیں قبول نہ ہونا ہوتیں تو وہ کبھی یہ دعائیں اُمّت کو نہ سکھاتا۔ اُس کا یہ دعائیں سکھانا اور پھر یہ فرمانا کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ بتاتا ہے کہ یہ دعائیں بدرجہ اولیٰ قبول کی جاتی ہیں اور جو مومن بھی خدا تعالیٰ سے حسب استعداد پوری شرائط کے ساتھ یہ دعائیں مانگتا ہے اسے علیٰ قدر مراتب اُس کی مراد ضرور عطا کی جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی سکھائی ہوئی یہ قرآنی دعائیں جہاں اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل و احسان پر دلالت کرتی ہیں وہاں ان سے ایک بہت بڑے خطرہ کی بھی نشان دہی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ یہ دعائیں جن برائیوں اور نافرمانیوں سے بچنے کی التجا پر مشتمل ہیں افرادِ اُمّت کے اُن بُرائیوں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہونے کے امکان کا بھی اِن سے پتہ چلتا ہے۔ اگر افرادِ اُمّت کے ان برائیوں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہونے کا سرے سے امکان ہی نہ ہوتا تو پھر خدا تعالیٰ یہ دعائیں کبھی نہ سکھاتا۔ جب بُرائیوں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہونے کا امکان ہی نہ ہو تو پھر ان سے بچنے کی دعا سکھانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی اور امکان کے کالعدم ہونے کے باوجود دعا کا سکھانا بے معنی ٹھہرتا۔ ایسا بے معنی فعل خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال یہ قرآنی دعائیں جہاں اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل اور احسان پر دلالت کرتی ہیں وہاں ان سے اِس امر کی بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ خدائی احکام پر عمل پیرا نہ ہونے اور ان سے بے اعتنائی برتنے کے نتیجہ میں خیر اُمّت کے افراد برائیوں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کے بھی مورد بن سکتے ہیں۔ اِس لئے اِن دعاؤں کو خاص تعہد اور تضرع و ابتہال سے مانگنا ازبس ضروری ہے۔ پوری شرائط کے ساتھ یہ دعائیں مانگنے اور عند اللہ ان کے قبول ہونے پر ہی افرادِ اُمّت صراطِ مستقیم پر گامزن رہ سکتے ہیں۔ بصورتِ دیگر ان کے گمراہ نہ ہونے کی کوئی ضمانت نہیں دی گئی ہے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک بہت ہی جامع اور ہمہ گیر دعا یہ سکھائی ہے:-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

(الفاتحۃ آیات ۶، ۷)

ترجمہ:- (اے خدا!) تُو ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا ہے جن پر نہ تو (بعد میں تیرا) غضب نازل ہُوا (ہے) اور نہ وہ (بعد میں) گمراہ (ہو گئے) ہیں۔

یہ ایک نہایت ہی جامع دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُمّت مسلمہ کو سکھائی ہے۔ یہ ہر نوع کی گمراہی و ضلالت سے مصئونیت اور کامل ہدایت کی تمام باریکیوں اور ان کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے تمام روحانی انعاموں پر حاوی ہے۔ اِتنی جامع، ہمہ گیر اور انتہائی پُر تاثیر دعا سکھانے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کہ اے اُمّتِ مسلمہ کے افراد تم مجھ سے یہ دعا مانگو مَیں اسے قبول کر کے تمہارے لئے گمراہی کی تمام راہیں مسدود کر دوں گا، تمہیں ہدایت کی باریک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کروں گا اور ان انعاموں سے تمہیں بدرجہ اولیٰ نوازوں گا جن سے مَیں نے پہلی اُمّتوں کے افراد کو نوازا تھا۔ بلاشبہ ایسی جامع دعا کا سکھانا اور پھر اُس کی قبولیت کے بارہ میں یقین دہانی کرانا اللہ تعالیٰ کے بہت ہی عظیم الشان احسان پر دلالت کرتا ہے جو اُس نے اِس افضل ترین اُمّت پر کیا ہے۔ بایں ہمہ یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اِس دعا کا سکھانا اِس امر پر دال ہے کہ اسلام کی شکل میں کامل ترین شریعت اور کامل ترین ہدایت عطا ہونے اور اتمامِ نعمت کے باوجود افرادِ اُمّت کے اپنی بے اعتدالیوں کی وجہ سے گمراہی کی راہ پر گامزن ہونے کا امکان کالعدم نہیں ہُوا ہے۔ وہ اُسی طرح موجود ہے جس طرح سابقہ اُمّتوں کے لئے موجود تھا۔ اگر اتمامِ نعمت کے بعد یہ امکان اِس افضل ترین اُمّت کے لئے کالعدم ہو گیا ہوتا تو پھر خدا تعالیٰ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کی دعا نہ سکھاتا۔

پھر تمام سابقہ مفسّرینِ قرآن کا اِس امر پر اتفاق ہے کہ اِس دعا میں مغضوب اور ضآلّین سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ سو گویا یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلنے کا امکان موجود ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ پیشگوئی کے طور پر ایک زمانہ میں اِس امکان کے عملی شکل اختیار کرنے کے بارہ میں خبردار فرمایا ہُوا ہے جیسا کہ حدیث شریف کے الفاظ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ سے ثابت ہے۔ اندریں صورت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کی اہمیّت بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہر فردِ اُمّت کے لئے اِس دعا کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے اور اِس میں پوشیدہ انتباہ کو ذہن میں لاتے ہوئے اِس دعا کو کمال تعہد اور درد و الحاح سے مانگنا ازبس ضروری ہے۔

پھر محض دعا کا ہی مانگنا کافی نہیں ہے بلکہ مغضوب اور ضآلّین اقوام نے جس نوع کی نافرمانیوں کا ارتکاب کیا تھا ان سے آگاہ ہونا اور ان سے بطورِ خاص بچنا بھی ازحد ضروری ہے ورنہ ضروری نہیں کہ یہ دعا قبول ہو۔ یہ دعا قبول اسی صورت میں ہو گی کہ اُن مخصوص نوعیت کی نافرمانیوں اور شوخیوں سے دامن بچانے اور ان سے دُور رہنے کی کوشش بھی کی جائے۔ سو یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ مفسّرین نے مغضوب سے یہود مراد لئے ہیں کیونکہ یہود نے خدا تعالیٰ کے انبیاء کے ساتھ بہت ہنسی ٹھٹھا کیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاص طور پر دُکھ دیا تھا اور نہایت درجہ کی شوخیاں اور بے باکیاں انہوں نے دکھائی تھیں جن کا آخری نتیجہ یہ ہُوا تھا کہ اِسی دُنیا میں ہی خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہُوا تھا۔

الغرض اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا جس میں مغضوب اور ضالین کی راہ سے بچنے کی دعا بھی شامل ہے ایک بہت ہی جامع اور ہمہ گیر دعا ہے لیکن اِس میں ایک زبردست انتباہ بھی پوشیدہ ہے۔ اِس انتباہ کی اہمیت کو سمجھ کر پورے خلوص اور درد و الحاح سے یہ دعا مانگنا ازبس ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دُعا کے چند اوقات

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر شاہد مبلغ سلسلہ مقیم گھانا مغربی افریقہ

انسان کی حقیقت

انسان بہت ہی کمزور ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے بھی اعمال صالحہ کی ضرورت ہے۔ جب انسان اعمال صالحہ بجا لاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے تو پھر وہ آقا اور مالک و رحمان خدا اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسے اپنے فضلوں سے نوازتا ہے اور قبولیت دعا بھی اس کے فضلوں میں سے ایک عظیم الشان فضل ہے جس کو یہ حاصل ہو جائے۔ اس سے زیادہ خوش قسمت انسان اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ انسان کی حقیقت تو کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ تو سراسر اس کا فضل و احسان ہے کہ وہ بندہ کی دعا کو سنتا اور پھر قبول کرتا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ تو بادشاہ ہے اور ہم اس کی رعایا۔ رعایا بادشاہ کو مجبور نہیں کر سکتی کہ اس کی درخواست ضرور قبول کی جائے۔ اگر وہ ایسا کرے تو گویا وہ آقا نہیں ہے۔ آقا کبھی خادم کی بات ماننے کے لئے مجبور نہیں ہوتا۔ یہ اس کے اختیار میں ہے چاہے تو قبول کرے چاہے تو رد کر دے۔ پس خدا تعالیٰ نہ صرف بادشاہ اور آقا ہے اور ہم خادم بلکہ وہ مالک ہے اور ہم غلام۔ وہ خالق ہے ہم مخلوق۔ پس خادم کو ہمیشہ خدمت کے مقام پر ہی ہونا چاہئے اور اس کا مقام یہی ہے کہ بس خدا تعالیٰ کے حضور عرض پیش کرتا رہے اس سے تھکے نہیں۔

قبولیتِ دعا کی شرائط

۱۔ انسان اپنی استطاعت کے مطابق شریعت کے تمام احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ اور دعائیں مانگے اور ساتھ ہی اس بات پر ایمان بھی رکھے کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زبان سے تو دعا کرتا رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ یقین ہی نہیں کہ خدا اس کی دعا قبول کرے گا تو بھی اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جس کو خدا پر امید نہیں اس کی دعا خدا بھی نہیں سنتا۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت سے کبھی نا امید نہ ہو۔

جب نا امید ہوا تبھی ذلیل و خوار ہوا انسان کو یہ نہیں چاہئے کہ دعا کرنا چھوڑ دے۔ کیونکہ اگر قبول نہیں ہوتی۔ دوسری مرتبہ کرے۔ پھر کرے۔ پھر کرے آخر کرتا ہی جائے جب تک خدا تعالیٰ خود نہ منع کرے۔ اس وقت تک دعا کرنے سے نہیں رکنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ گدا گر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دروازہ پر آ کر مانگنے کے لئے جب آواز دیتے ہیں تو لئے بغیر نہیں ٹلتے۔ ان کو نر گدا کہتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو آ کر آواز تو دیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی دینے سے انکار کر دے تو اگلے دروازہ پر چلے جاتے ہیں ان کو خر گدا کہتے ہیں پس انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور نر گدا ہونا چاہئے خر گدا نہیں بننا چاہئے۔

ایک بزرگ کا واقعہ

کہتے ہیں کہ ایک بزرگ ہر روز دعا مانگا کرتے تھے۔ ایک دن جب وہ دعا مانگ رہے تھے ان کا ایک مرید بھی پاس بیٹھ گیا۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بزرگ کو الہام ہوا جو اس مرید نے بھی سنا مگر ادب کی خاطر وہ چپ رہا۔ اگلے دن جب انہوں نے دعا مانگنی شروع کی پھر وہی الہام ہوا جسے اس مرید نے بھی سنا۔ پھر وہ چپ رہا تیسرے دن پھر وہی الہام ہوا۔ اس دن اس سے نہ رہا گیا۔ اس لئے اس بزرگ کو کہنے لگا کہ آج تیسرا دن ہے کہ میں سنتا ہوں ہر روز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری دعا قبول نہیں کروں گا جب خدا نے یہ فرما دیا ہے تو پھر آپ کیوں دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا نادان تو تو صرف تین دن خدا کی طرف سے یہ الہام سن کر گھبرا گیا ہے اور کہتا ہے کہ جانے دو دعا ہی نہ کرو مگر مجھے تیس سال ہوئے ہیں یہی الہام سنتے۔ میں نہیں گھبرایا نہ نا امید ہوا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا کام قبول کرنا ہے اور میرا کام دعا مانگنا۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ کہتے ہیں کہ دوسرے دن ہی الہام ہوا۔ کہ تم نے تیس سال کے عرصہ میں جتنی دعائیں کی تھیں وہ سب ہم نے قبول کر لی ہیں۔

پس دعا مانگنے میں استقامت ہو۔ التزام ہو۔ دعا مانگنے میں انسان تھکے نہیں۔

۲۔ دعاؤں کی قبولیت کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اور اس کے لئے دعا کرنی ہو تو اس وقت کسی انسان سے (جو کسی قسم کے دکھ اور تکلیف میں ہو) کے دکھ اور تکلیف کو دور کر دیا جائے۔ یا دور کرنے کی کوشش کرے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی حاجت کو پوری کر دے گا۔ انسان خدا تعالیٰ کے کسی بندے کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے جس قدر توجہ کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ اس کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے بہت توجہ فرمائے گا۔

۳۔ ایک طریق یہ بھی ہے کہ انسان دعا کرنے سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے۔ وہ انسان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر دعا کرتا ہے۔ اس کی ہر ایسے انسان سے بڑھ کر دعا قبول ہوتی ہے۔ جو بغیر درود شریف کے کرے۔

ترمذی میں حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ جب تک دعا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے اس وقت تک وہ آسمان پر نہیں پہنچتی۔ بلکہ نیچے ہی رہتی ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہر ایک دعا کے آسمان پر پہنچنے میں ایک حجاب حائل ہوتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہی دور ہوتا ہے۔ اور دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب تمہیں کوئی حاجت اور مشکل پیش آئے اور تم اس کے متعلق دعا کرنے لگو تو پہلے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ اور اس کے بعد اپنی ضرورت کے لئے دعا کرو ایسے طور پر دعا کرنا حاجات کے پورا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

(جلاء الافہام)

پس دعا کرنے سے پہلے انسان خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے۔ اس کی عظمت اور اس کے جلال کا اقرار کرے۔ اس کی تعریف بیان کرے۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے۔ اور اپنی حاجات خدا تعالیٰ کے سامنے بڑے ہی عجز و انکسار سے رکھے تو خدا تعالیٰ اپنے بندے کی سن لیتا ہے۔

۴۔ دعا کا خدا تعالیٰ کے اسماء کے ساتھ بھی خاص تعلق ہے اس لئے جب انسان دعا کرنے لگے تو اول اپنی ضرورت اور حاجت کو دیکھے پھر اس کے مطابق خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے اس کا نام تلاش کرے۔ اور اس نام کو لے کر خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرے تو بہت جلد دعا قبول ہوتی ہے۔

یہ چند شرائط ہیں کہ انسان دل کی پاکیزگی۔ استقامت، دعاؤں کی قبولیت پر یقین رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر اور اپنی حاجت کے مطابق خدا تعالیٰ کے اسماء کو تلاش کر کے دعا کرے تو پھر دعا کی قبولیت بڑھ جاتی ہے۔

قبولیتِ دعا کے اوقات

خدا تعالیٰ ہر ایک شخص کی ہر وقت دعا سنتا ہے۔ صرف دعا مانگنے والا چاہیئے ہمارا خدا ایسا خدا نہیں کہ وہ دن کے وقت تو سنتا ہے اور رات کو اسے نیند آتی ہے اور نہیں سنتا۔ یا رات کو تو سنتا ہے اور دن کو نہیں سنتا۔ وہ سمیع ہے وہ بصیر ہے۔ ہر وقت سنتا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ اس کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔ پھر جو مانگے اسے ملے گا اس کی بارگاہ سے مانگنے والا کبھی نا امید اور مایوس ہو کر نہیں لوٹتا۔ اس لئے ہر وقت ہی انسان خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کر سکتا ہے مگر احادیث میں بعض اوقات ایسے بھی بیان ہوئے ہیں کہ ان اوقات میں اگر دعا کی جائے تو قبول ہو جاتی ہے۔ ان میں سے چند ایک اوقات کا میں ذکر کرتا ہوں

جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کی خاص گھڑی

جمعہ تو مسلمانوں کے لئے بطور عید کے ہے۔ ہر مسلمان بالغ مرد پر نماز جمعہ فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نماز جمعہ کے لئے ضروری ہے کہ انسان نہا دھو کر پاک صاف ہو کر دھلے ہوئے صاف کپڑے پہن کر اگر خوشبو میسر آجائے استعمال کرکے نماز جمعہ کے لئے مسجد میں جائے خاموشی سے خطبہ سنے۔ کیونکہ خطبہ بھی نماز جمعہ ہی کا حصہ ہے۔ اور نماز ادا کرے۔ اس دوران ایسی گھڑی بھی آتی ہے کہ انسان کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقھا مسلم یسأل اللہ فیھا خیراً الا اعطاہ قال وھی ساعۃ خفیفۃ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ اسے پالے اور اس وقت جو بھی بھلائی کی دعا وہ کرے گا۔ خدا تعالیٰ اسے دے دیگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ گھڑی اور وہ وقت ہے بہت ہی تھوڑا اور مختصر۔

اب وہ وقت ہے کونسا کہ انسان اس وقت میں خاص طور دعا کرے اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھڑی

ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰۃ۔

یعنی جب امام خطبہ کے بعد بیٹھ جائے۔ اس وقت سے نماز جمعہ کے ختم ہونے تک وہ وقت ہے۔

اس کے علاوہ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ یہ قبولیت دعا کی گھڑی جمعہ کے دن عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ بعض کے نزدیک جب امام نماز سے فارغ ہو کر چلا جائے تب شروع ہوتی ہے۔ بعض کے نزدیک نماز شروع ہونے سے نماز کے ختم ہونے تک۔ بعض کے نزدیک جب امام خطبہ کے لئے منبر پر جائے اور پھر نماز سے فارغ ہو۔ اس دوران وہ خاص وقت ہے۔ بعض کے نزدیک زوال کے وقت سے جب سایہ ایک ہاتھ پھیل جائے۔ بعض کہتے ہیں کہ سارے دن میں ہی کسی وقت یہ گھڑی آتی ہے۔ جس کا معین وقت معلوم نہیں ہے۔ بعض کے نزدیک صبح سے شام تک ہے۔

اس سے یہ ضرور ثابت ہو گیا ہے کہ جمعہ کے دن ایسی گھڑی ہے کہ انسان اسے پالے۔ تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ مقصد یہ ہے کہ انسان ذکر الٰہی اور دعا کی عادت ڈالے۔ اور حتی الوسع کوشش کرے کہ اس کا سارا دن ہی دعاؤں میں گزرے۔

بخاری کتاب الجمعہ میں بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم وھو قائم یصلی یسأل اللہ تعالیٰ شیئاً الا اعطاہ ایاہ واشار بیدہ یقللھا

(بخاری کتاب الجمعۃ)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ میں ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا بندہ اس گھڑی کو پالے اور وہ اس وقت دعا کر رہا ہو یا نماز پڑھ رہا ہو جو بھی اس سے مانگے۔ خدا تعالیٰ اسے عطا کریگا۔ آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ وہ وقت ہے بہت تھوڑا۔

تہجد کے وقت قبولیت دعا

نماز تہجد کا قیام بھی خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور خاص انعاموں میں سے ایک انعام ہے۔ قرآن مجید میں بھی مسلمانوں کو نماز تہجد کی ترغیب دی گئی ہے اگرچہ مشکل ہے مگر ہے بہت ہی بابرکت بزرگوں نے جو مراتب حاصل کئے ہیں۔ وہ راتوں کو سو کر حاصل نہیں کئے۔ وہ شب بیداری سے ہی حاصل کئے ہیں۔ کیونکہ وہ وقت خاص قبولیت دعا کا وقت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تمام لوگ سوئے ہوئے ہوں اور اس کا بندہ صرف اس کی خاطر تکلیف برداشت کرکے جاگتا اور پھر اس کے حضور قیام و سجود کرتا ہے وہ بہت ہی افضل ہے۔ اور جنت میں جانے کا ذریعہ ہے۔

بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک و تعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ

(بخاری)

ہمارا پروردگار بزرگ و برتر خدا ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے چنانچہ جب پچھلی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔ اور میں اسے بخشش دوں۔

نماز تہجد سے پہلے پڑھنے کی دعا

حضرت عبادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو اٹھے اور یہ دعا پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ (بخاری)

اس دعا کے بعد جب انسان یہ کہے کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اے میرے خدا مجھے بخش یا کوئی دعا مانگے تو خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور پھر وہ وضو کرکے نماز پڑھے (یعنی نماز تہجد) تو اس کی نماز بھی مقبول ہوگی۔

مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقھا رجل مسلم یسأل اللہ تعالیٰ خیراً من امر الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذالک کل لیلۃ۔ (مسلم)

فرمایا رات میں ایک ایسی قبولیت کی گھڑی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ اسے پالے اور خدا تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی چاہے تو خدا تعالیٰ اسے دیتا ہے اور یہ ہر رات اس طرح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا قبول کرتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم التزام سے نماز تہجد ادا فرماتے اور اس رکعات ادا فرماتے۔ آپ کی نماز اس قدر لمبی ہوتی تھی کہ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے کرتے آپ کے پاؤں مبارک بھی متورم ہو جاتے۔ آپ نے ایسے شخص کے لئے دعا فرمائی ہے جو خود بھی نماز تہجد کے لئے اٹھے اور اپنے اہل کو بھی نماز تہجد کے لئے بیدار کرے۔ پس قبولیت دعا کا ایک وقت تہجد کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت دعا یقیناً سنتا ہے۔

اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ (ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

اذان اور اقامت کے درمیان کی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ وہ ضرور بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتی ہے

انسان تمام دنیا کے علائق سے قطع تعلق ہو کر مسجد جاتا ہے تا خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے حقوق کی ادائیگی جس قدر بھی کر سکتا ہے کرے اور مقصد صرف حصول رضائے الٰہی ہوتا ہے۔ اگر اس وقت کو انسان قیمتی نہ جانے اور اپنا وقت بیکار اور فضول باتوں میں گزارے اور دنیاوی باتوں میں لگا رہے جس سے دوسروں کی عبادت اور ذکر الٰہی میں بھی خلل ہو تو بجائے فائدہ کے نقصان ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مساجد ذکر الٰہی، عبادت اور تلاوت قرآن مجید کی جگہ ہے۔ اس لئے یہاں پر شور اور دنیاوی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ مگر عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ پھر بھی باتوں میں مشغول ہیں۔ یہ وقت تو قبولیت دعا کا وقت ہے۔ خدا تعالیٰ انسان پر کس قدر رحم نازل فرما رہا ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ نماز ادا کی جاتی ہے۔ پانچ مرتبہ ہی اذان اور اقامت بھی کہی جاتی ہے۔ گویا مغفرت میں پانچ اوقات دعا کے لئے دعا کی قبولیت کے خدا تعالیٰ نے مقرر کر دیئے۔ اب تو ان ہی ان وقتوں سے فائدہ نہ اٹھائے گا ورنہ سمجھدار انسان تو اس وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے اوقات کو دعا ہی میں صرف کریگا ویسے بھی مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس گھر کے تقدس کو قائم رکھتے ہوئے انسان کو بھی لازم ہے کہ وہ دعا میں مشغول رہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

چوہدری نور محمد صاحب اور انکی اہلیہ کی یاد میں

(مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی۔ کوئٹہ)

میرے خسر محترم جناب چوہدری نور محمد صاحب ضلع جالندھر، تحصیل نکودر کے موضع بگہ میں یکم جنوری ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے اور ۲۶ جون ۱۹۷۹ء کی صبح کو قریباً ۲ بجے ملتان کے نشتر ہسپتال میں چند روز کی علالت کے بعد اپنے پیارے مولا سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہوں نے مشرقی پنجاب میں دسویں اور الف۔اے کے امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کئے پھر علی گڑھ سے بی۔اے کے بعد بی۔ٹی بھی پاس کیا۔ کچھ عرصہ محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر لگے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد اے۔ڈی۔آئی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ بالآخر گورنمنٹ ہائی سکول مظفر گڑھ سے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ چوہدری صاحب مرحوم نے اپنی جوانی کے عالم میں ہی اپنے والد بزرگوار چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم کی تبلیغ سے متاثر ہو کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ابھی ان کی مسیں تک نہ بھیگی تھیں کہ اکثر مسجد میں جاتے تو فارغ اوقات میں "اللہ ہو، اللہ ہو" کا ورد کیا کرتے۔ ظاہر ہے یہ دینی لگاؤ۔ یا یوں کہیئے کہ عشق لڑکپن سے ہی تھا اور اسی عشق نے انہیں خلافت حقہ کی جھولی میں بھی بہت جلد ڈال دیا اور تمام عمر احمدیت ہی کے لئے جئے۔

مرحوم تلاوت قرآن کریم اور صوم وصلوٰۃ کے تو مثالی طور پر دیوانے تھے۔ آپ کی زندگی مومنانہ زندگی تھی۔ طبیعت میں چستی اور سرعت قابل رشک تھی، بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پنج وقتہ نمازوں کے لئے مسجد کو جایا کرتے تھے۔ چونکہ مسجد کے چابی بردار بھی تھے اس لئے سب سے پہلے پہنچتے اور ذرا سا بھی وقت ملتا تو یا نفل ادا کرتے یا تلاوت قرآن کریم کرتے رہتے تہجد گزاری میں بھی ان کا امتیاز برقرار رہا بلا ناغہ راتوں کو اٹھتے خواہ کیسی ہی غضب کی سردی ہو یا گرم ترین موسم! اور پھر تہجد ادا کرنے کا ڈھنگ بھی نرالا اور پیارا ہوتا اکثر کھڑے ہو کر جھوم جھوم کر یوں ادا کرتے جیسے اپنے یار اعلیٰ سے بڑی گہری باتیں کر رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے اپنی وصیت کا معاملہ عجیب طرز سے بیان کیا کرتے کہ جب ان کی شادی ہوئی تو ان کی اہلیہ غیر احمدی تھیں۔ انہوں نے جب اپنی اہلیہ سے تبلیغ کے رنگ میں بیعت خلافت کا اصرار کیا تو انہوں نے ان سے لٹریچر کی فرمائش کی اور کہا "جب تک میں احمدیہ لٹریچر سے واقف نہ ہو جاؤں اور جماعت کی احمدی خواتین سے مل کر تسلی بخش معلومات حاصل نہ کر لوں تب تک میں بیعت نہیں کروں گی۔ مرحوم فرماتے تھے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کے لئے زور شور سے دعائیں شروع کر دیں جو اللہ تعالیٰ نے بہت جلد سن لیں اور ایک روز برضا و رغبت بیعت فارم پُر کر دیا اور وہ بھی وصیت کے ساتھ! اس پر مرحوم چوہدری صاحب اکثر رشک کے طور پر کہا کرتے کہ "دیکھو! بیعت تو پہلے میں نے کی مگر وصیت کے معاملے میں سبقت میری بیوی مرحومہ لے گئیں اور میں پیچھے رہ گیا۔" نتیجۃً میری خوش دامن صاحبہ نے مرحوم کو وصیت کے لئے تبلیغ کرنا شروع کر دی۔ بالآخر انہوں نے بھی وصیت جوانی کے عالم میں ہی کر دی۔ ان کی اہلیہ مرحومہ ممتاز بیگم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا جیتا جاگتا نمونہ تھیں۔ نہایت حلیم الطبع، ملنسار، سخی، قول و فعل سے خلیق اور ہمدردی تو ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ سینکڑوں عزیز اقربا جو غیر احمدی تھے (ان میں سے بعض تو لفظ احمدیت سننا تک گوارا نہ کرتے تھے) سب کے ساتھ مروّت مؤدّت اور اخلاص کے ساتھ پیش آتیں حتّٰی کہ اکثر غیر احمدی بچوں کو اپنے گھر میں ہی اپنے اخراجات سے پالا پوسا، اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا اور اپنے ہاتھوں ان کی ازدواجی زندگیاں تک سنواریں۔ وہ بھی صوم وصلوٰۃ کی عاشق اور تہجد گزار تھیں۔ بلاشبہ مرحومہ کی ان بے لوث خدمات دینیہ میں چوہدری صاحب مرحوم بھی برابر کا حصہ رکھتے تھے۔

مرحوم کی نظر میں پیسے کی تو کبھی کوئی وقعت ہی نہ رہی۔ موصی ہونے کے علاوہ تحریک جدید کے معاونین خاص میں بھی رہے چندوں کے معاملے میں جہاں خود جلدی کرتے وہاں گھر کے ہر فرد کو بھی باقاعدہ رہنے کی تلقین کرتے رہتے۔ جھوٹ سے انہیں شدید نفرت تھی حتّٰی کہ اراضی کی چند مشکلات کے ضمن میں اگر کبھی کوئی مقدمہ ہوتا تو اپنے وکیل کے من گھڑت بیانات کو پسند نہ فرماتے اور جو حقیقت ہوتی وہی بیان کرتے۔ سخاوت تو ان کی گھٹی میں پڑی تھی۔ اکثر ایسا کرتے کہ ادھر ان کے ہاتھ میں پینشن کا یا کسی ٹکڑا اراضی کا روپیہ آیا ادھر دوسرے تیسرے روز تک ہی اسے یا تو مختلف چندوں میں خرچ کر دیتے یا کسی حاجت مند کو قرض حسنہ کے طور پر دے آتے۔ اس کا گھر والوں کو اکثر پتہ بھی نہ چلتا کہ کیسے اور کب دے آئے؟ ضرورت مند لوگوں میں کئی عیسائی اور متعصب غیر احمدی بھی ہوا کرتے۔ اسی ضمن میں محض ازدیادِ ایمان کی خاطر ایک واقعہ ملاحظہ ہو کہ ہمارے ہمسایہ میں ایک کٹر قسم کا متعصب خاندان بھی ہے۔ محلہ داری اور ہمسایہ کے خیال سے وہ لوگ مرحوم کی تعزیت کے لئے آئے تو ایک نے خود بیان کیا کہ وفات سے چند ہفتے قبل چوہدری صاحب مرحوم ان کی دکان پر آئے تو کہا "میاں! آپ اپنا یہ کام بڑھاتے کیوں نہیں؟" تو انہوں نے کہا "چوہدری صاحب پیسہ کہاں سے لاؤں؟" اس پر مرحوم نے کہا "میری جیب میں اس وقت پانچ سو روپیہ ہے آپ یہ لے لیں اور اپنے کام میں لگا لیں" تو انہوں نے کہا کہ "میں یہ قرض اتاروں گا کیسے"؟ مرحوم نے جواب دیا "جب مرضی آئے تھوڑے تھوڑے کر کے واپس دے دیں" اس نے کہا "میں بعد میں سوچ کر بتاؤں گا" کچھ روز کے بعد وہ گھر پر آئے اور مرحوم سے کہا کہ "مجھے آپ وہ پانچ سو روپیہ قرض حسنہ کے طور پر دے دیں" تو مرحوم نے کہا کہ "وہ روپیہ تو میں کسی اور کو دے بیٹھا ہوں، البتہ آپ میرے ساتھ چلیں میں نے فلاں شخص کو سات سو روپیہ دیا ہوا ہے اسے کہتا ہوں کہ وہ اس میں سے پانچ سو روپیہ آپ کو دے دے" چنانچہ مرحوم انہیں اس شخص کے پاس لے گئے اور اس سے کہا کہ "اگر تم ایک ہفتے کے اندر اندر ان کو پانچ سو روپیہ دے دو تو میں باقی کے دو سو روپے چھوڑ دوں گا"

اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مرحوم صرف اپنوں کا ہی نہیں بلکہ اپنے مخالفوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔

گھر میں بچوں کی تربیت اتنی سادہ مگر صبر آزما طریق سے کرتے کہ آج سوچ سوچ کر ہمارے دماغ پگھلنے لگتے ہیں کہ نہ جانے یہ مرد باصفا کسی عمدہ اور اعلیٰ مٹی کا بنا ہوا تھا جو خالصتاً اللہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت حقہ کی ہر ہدایت پر ہر دم لبیک ہی کہتا رہا۔

اسی طرح وہ وقف عارضی کی سعادت بھی کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور بڑے اہتمام کے ساتھ اس کے تمام حقوق ادا کرتے۔ گھر میں جب اور جتنی بار داخل ہوتے اونچی آواز سے السلام علیکم کہتے۔ راہ چلتے ہر بچے بوڑھے، احمدی غیر احمدی سب کو بلا تخصیص بلند آواز سے السلام علیکم کہتے۔ کھانا کھاتے یا صرف پانی ہی پیتے تو بآواز بلند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ضرور پڑھتے تاکہ دیکھنے سننے والوں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین ہو۔ بعض اوقات تو ہر دو چار لقموں کے بعد بسم اللہ پڑھتے جاتے۔

انہوں نے ۱۹۷۳ء میں فریضہ حج بھی ادا کیا۔ اس وقت ان کے ہمراہ ان کی منجھلی صاحبزادی بھی تھیں جو اس وقت ایک گورنمنٹ ہائی سکول کی ہیڈ مسٹرس ہیں۔ چوہدری صاحب مرحوم نے اپنے آپ کو حاجی کہلوانے میں کبھی فخر نہ کیا بلکہ کہا کرتے کہ "نہ جانے یہ حاجی" کوئی ایسا اہم خطاب یا ایسی ڈگری ہے کہ میرے نام کے ساتھ اسے ضرور ہی لگایا جائے۔ میرا تو یہ فرض تھا جو میں نے ادا کیا اور بس"۔ ان کی بڑی صاحبزادی جو میری اہلیہ ہیں ملتان ایجوکیشن بورڈ میں ڈائریکٹرس فزیکل ایجوکیشن ہیں۔ الحمدللہ کہ یہ بھی مرحوم کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے ہے کہ میری اچھی رفیقہ حیات ہونے کے ساتھ ساتھ بچوں کی اعلیٰ معیار کی پرورش کرنے والی بھی ہیں۔ مرحوم کی چھوٹی صاحبزادی بھی بفضل خدا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں جو آج کل اپنے بچوں اور خاوند کے ساتھ انگلینڈ میں مقیم ہیں ہمارے تمام بچوں پر بھی انہی مرحوم چوہدری صاحب کی دینی و دنیاوی تعلیم کا سایہ تھا۔ مرحوم نے اس عاجز کے لئے بھی بہت دعائیں کیں اور انہی کی تربیت کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو وصیت کرنے کا اہل بنایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مرحوم جب بھی یاد آتے ہیں تو دل ڈوب کر رہ جاتا ہے کہ ہم سے کتنا عظیم، پیارا، خلیق اور صحیح معنوں میں احمدی مومن انسان جدا ہو گیا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنات نعیم میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے!
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیمینار وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام

مورخہ ۲۲ رجولائی ۱۹۷۹ء بمطابق ۲۲ روفا ۱۳۵۸ ہش بوقت ۷-۳۰ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی قیادت صدر کے زیر اہتمام سیمینار وفات مسیح ناصری علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ چند روز قبل ایک جہازی سائز کا بینر بڑے جلی الفاظ میں مسجد احمدیہ لور مری روڈ پر آویزاں کیا گیا تھا جس کے ذریعہ دعوت عام دی گئی تھی جو لوگوں کے لئے بڑی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ علاوہ ازیں سیمینار کے سلسلہ میں پانچ صد دعوتی کارڈ چھپوائے گئے جو غیر از جماعت دوستوں میں تقسیم کئے گئے۔ مسجد کے وسیع و عریض ہال میں باقاعدہ کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ سیمینار کے روز وقت سے بہت پہلے ہی احباب نے آنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ سیمینار شروع ہونے سے قبل ہی ہال بھر چکا تھا۔

جلسہ کی کارروائی ۸ بجے شب بعد نماز مغرب و عشاء محترم شیخ عبدالوحید صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی نگرانی میں محترم محمد شریف صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس سیمینار کی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس سیمینار میں جامعہ احمدیہ کے پانچ مختلف ممالک کے طلبہ بھی تقاریر کے سلسلہ میں محترم محمد سعید صاحب انصاری استاذ جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو انڈونیشین طالب علم احمد سپہر جاحسن صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالرحمان صاحب مغل نے وفات مسیح ناصری سے متعلق حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے شیریں کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم انعام الحق صاحب کوثر مربی سلسلہ راولپنڈی نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام از روئے قرآن و احادیث کے موضوع پر ایک مدلّل تقریر فرمائی۔ اس کے بعد جنوبی امریکہ کے طالب علم طالب یعقوب صاحب نے "جنوبی امریکہ میں احمدیت" کے موضوع پر لوگوں سے خطاب کیا۔ اس وقت سامعین کی یہ حالت تھی کہ ہال میں کھڑے ہونے کی بھی جگہ نہ رہی تھی۔ اور ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سامعین میں ایک سو کے قریب غیر از جماعت شریک تھے اور سامعین میں ۱۵ عورتیں بھی شامل تھیں۔

"کفن مسیح کے متعلق جدید تحقیق" کے موضوع پر محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ نے نہایت ہی دلچسپ اور مدلّل خطاب فرمایا جسے سامعین نے انتہائی دلچسپی اور غور سے سنا۔ یہ خطاب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا۔ اس کے بعد انڈونیشی طالب علم مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے اپنے خطاب میں بتایا کہ کس طرح انڈونیشیا میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو ترقیات سے نوازا ہے اور لوگ عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ان کے فوراً بعد مکرم منظفر احمد صاحب مارلیشس نے "مارلیشس میں احمدیت" کے موضوع پر خطاب فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے مارلیشس میں احمدیت کو قبول کیا ہے۔

اس کے بعد مکرم محمود مجیب اصغر صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کا دعویٰ" کے موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ جو مدلّل اور مفصل تھا پیش فرمایا۔ غانا کے طالب علم عبدالغفار صاحب نے "غانا میں احمدیت" کے موضوع پر اردو میں تقریر فرمائی ان کے اردو زبان میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ سامعین کے لئے انتہائی توجہ اور شوق کا موجب تھے۔ چنانچہ سامعین نے ان کے خطاب کو انتہائی دلچسپی سے سنا۔ انہوں نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غانا میں احمدیوں کی تعداد ۱۰ لاکھ کے قریب ہے۔ انہوں نے بتایا کہ احمدی مبلغین کی کاوشوں سے ہزاروں عیسائیوں نے اسلام قبول کیا ہے اور وہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے قائل ہو گئے ہیں یہاں تک کہ عیسائی مشن کو یہ ہدایت ملی ہے کہ وہ احمدیوں سے بحث نہ کریں۔ گویا مشن نے اپنی شکست تسلیم کر لی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قادیان کی چھوٹی سی بستی کو جب میں نے دیکھا تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا مکمل یقین ہو گیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، اس وعدہ کے ثبوت کے طور پر ہم سب غیر ملکی طالب علم ہزاروں میل کا سفر کر کے حاضر خدمت ہیں۔

آخر میں صدر جلسہ محترم مولوی محمد شریف صاحب امینی نے حاضرین سے تقریباً ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا جس کے بعد دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ سیمینار کے اختتام پر ایک بڑی پرتکلف دعوت مہمانوں کو دی گئی۔ دوران سیمینار رنگین تصاویر بھی لی گئیں۔

اس سیمینار کے انتظامات کے سلسلے میں مکرم سید منور احمد صاحب ناظم اصلاح و ارشاد نے بڑی ہی محنت، تندہی اور جانفشانی سے کام کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سیمینار انتہائی کامیاب رہا۔ اس موقع پر تقریباً ۲½ ہزار کے قریب پمفلٹ اور کتب بھی تقسیم کی گئیں۔

(بشیر الدین کمال قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی قیادت صدر)

خوشی کے موقعہ پر خانہ خدا کا حق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سکیم تعمیر مساجد کے تحت محترمہ بیگم صاحبہ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اپنے حلقہ دارالصدر شرقی میں ایسی بہنوں اور بچیوں سے چندہ مساجد بقدر -/۵۰ روپے جمع کر کے داخل خزانہ کروایا ہے جن کو کسی نہ کسی جہت سے کوئی خوشی پہنچی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

بغرض دعا ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱۔ عزیزہ نائلہ روزی صاحبہ بنت منظور احمد صاحب (امتحان میں کامیابی پر) ۱۰-۰۰
۲۔ " عامرہ عطیہ بنت محمد اسلم ایاز صاحب (" " ") ۱۰-۰۰
۳۔ عزیز ناصر احمد ابن عبدالسلام صاحب " " " ۵-۰۰
۴۔ عزیزہ شاہدہ بشریٰ بنت مولوی دوست محمد صاحب شاہد " " " ۱۰-۰۰
۵۔ محترمہ سردار ال بیگم صاحبہ (بیٹے کی ملازمت کی خوشی میں) ۵-۰۰
۶۔ " بیگم صاحبہ مولانا عبدالمالک خان صاحب (پوتے کی خوشی میں) ۱۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اُنیس سالہ اسنادِ خوشنودی برائے مجاہدین تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت تحریک جدید کے ان مجاہدین دفتر اوّل کو جو دفتر اوّل کے دور ثانی کے انیس سالوں میں بھی اپنی مالی قربانی کو باحسن طریق پیش کر چکے ہیں، اسناد خوشنودی جاری کی جا رہی ہیں ایسے خوش نصیب مجاہدین کی قسط اوّل درج ذیل ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ کی طرف سے حضور رضی اللہ کی وفات کے بعد بھی ان کے ورثاء کی طرف سے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی جاری ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ
۲۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا "
۳۔ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ "
۴۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید "
۵۔ محترمہ بیگم صاحبہ " " " "
۶۔ محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب بیت العافیت دارالصدر "
۷۔ " " ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر "
۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ " " "
۹۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب "
۱۰۔ مکرم میاں حاجی محمد رمضان صاحب چغتائی مرحوم سابق کارکن وکالت تبشیر "
۱۱۔ " صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم "
۱۲۔ " شیخ لطیف الرحمٰن صاحب بی۔اے۔ دارالصدر شرقی "
۱۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ " " "
۱۴۔ " بیگم سلمیٰ شبیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ب "
۱۵۔ خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ سری لنکا کے دوسرے کامیاب جلسہ سالانہ کا انعقاد

مشن ہاؤس کی تینوں منزلیں احباب سے پوری طرح بھری ہوئی تھیں

تین سعید روحوں کا قبولِ حق

کولمبو: جماعت ہائے احمدیہ سری لنکا کا دوسرا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ جلسہ ۲۲ جولائی ۱۹۷۹ء کو بروز اتوار سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں منعقد ہوا۔ کولمبو میں واقع مشن ہاؤس کی تینوں منزلیں سامعین سے بھری ہوئی تھیں۔ درمیانی منزل میں جلسہ کا انعقاد ہوا اور باقی دونوں منزلوں پر بیٹھے ہوئے احباب نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے تقاریر سنیں۔ اس جلسے کی خاص بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام تھا جس کا تامل زبان میں ترجمہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج سری لنکا نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وکیل التبشیر تحریکِ جدید ربوہ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی جلسہ سالانہ کے لئے پیغامات بھیجے جن کا تامل ترجمہ سنایا گیا۔ اس موقع پر مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے مختلف مقابلہ جات منعقد کئے گئے جن میں مقابلہ حسنِ قراءت، مقابلہ نظم اور مقابلہ تقاریر شامل تھے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس جلسہ کی صدارت آل سری لنکا احمدیہ سنٹرل کمیٹی کے صدر جناب ایم۔ ای۔ محمد محسن صاحب نے کی اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ جلسہ کے مقررین میں مکرم ایم۔ ایم۔ عبدالقادر صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ سری لنکا، مکرم محمد رفیع الدین صاحب جنرل سیکرٹری سنٹرل کمیٹی، مکرم بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نگمبو۔ مکرم محمد شاہ صاحب۔ مکرم بدرالدین صاحب اور مکرم سیٹی محمد صاحب شامل تھے۔ اس کے علاوہ صدر صاحب نے احمدیت کی عظیم برکات کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

اس جلسہ سالانہ کی برکات میں تین نو احمدی صاحبان کی بیعتیں بھی شامل ہیں جنہوں نے اس موقع پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کا اعلان کیا۔ کانفرنس سے ایک دن قبل یعنی ۲۱ جولائی بروز ہفتہ کو سری لنکا میں قائم احمدی جماعتوں میں سے جماعتِ احمدیہ نگمبو NEGOMBO، پولانا روے POLANARWEY، پسیالہ PASIALA، پتلم PUTHLAM کی جماعتوں سے احباب کرام تشریف لائے اور قریباً ۵۵ احباب نے رات مشن ہاؤس میں گزاری اور صبح نماز تہجد باجماعت میں شرکت کی۔ اور اپنے اوقات کو دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور مختلف دینی مسائل پر تبادلۂ خیالات میں صرف کیا۔ احباب کی خدمت میں ناشتہ اور دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ نہایت ہی کامیاب رہا اور احبابِ کرام علم و عرفان سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس لائے۔

شکریۂ احباب

میرے شوہر مکرمی مرزا مبارک احمد صاحب جو ۱۹ مئی سے شدید ہارٹ اٹیک سے بیمار ہوئے اور دو ماہ کا عرصہ ہسپتال میں زیرِ علاج رہے اب بفضلِ خدا گھر تشریف لے آئے ہیں اور آہستہ آہستہ طبیعت صحت کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ اپنے دعاگو بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں بعد السلام علیکم کے شکریہ ادا کرتی ہوں اور عرض کرتی ہوں کہ مزید ان مبارک ایّام میں مکمل صحت یابی کے لئے اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ یہ روحانی رشتہ سب رشتوں سے افضل ہے، جزاکم اللہ۔

خاکسارہ آپ کی شکرگزار
بیگم مرزا مبارک احمد حیدرآباد

درخواستِ دعا

۱۔ عزیزہ نصیرہ طاہرہ بنت ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب مرحوم کے دل کا اپریشن ہوا تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احبابِ جماعت کی دعاؤں سے طبیعت رُو بصحت ہے۔ مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ مکرمی ملک کرم الٰہی خان صاحب ایڈووکیٹ پر فالج کا ہلکا سا حملہ ہوا تھا اب خدا کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(خاکسار فیض الحق خان۔ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ)

۳۔ خاکسار کا پہلا بچّہ جو کہ ابھی چھبیس دن کا ہے مرضِ انتڑا کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔ تمام بزرگانِ سلسلہ اور تمام احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ خاکسار کے بچے کو صحتِ کاملہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین
(خاکسار محمد فرید سائیکل ورکس فورٹ عباس ضلع بہاولنگر)

۴۔ مکرم محمد لطیف صاحب سکنہ محمد نگر (نزد قاضی احمد) ضلع نوابشاہ کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں بغرض علاج انہیں نواب شاہ میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین
(خاکسار شیخ محمد نعیم شاہد مربی سلسلہ نواب شاہ سندھ)

۵۔ میرے والد صاحب تقریباً سوا ڈیڑھ ماہ سے ریڑھ کی ہڈی کے زیریں حصہ میں شدید درد کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ اب حال ہی میں درد گردہ میں بھی مبتلا ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے ان آخری ایّام میں والد صاحب کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسارہ امۃ الحی جندا بنت شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ)

ہماری زندگی کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتہ روحانی کو جوڑ دیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے، جوان، بچّے اور عورت کو دنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے کہ ہم انشاء اللہ بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے جیتنا ہے"

اس ارشاد کی روشنی میں ہر احمدی (مرد و زن) پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تحریکِ جدید کے ہر قسم کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کہ یہ امر ہماری زندگی کے مقاصد میں سے ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے!

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہو کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۲۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرانہ اور عید فنڈ

رمضان المبارک کے عبادات اور صدقہ و خیرات کے ایام اب قریب الاختتام ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ۳/۵۰ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ افسر صاحب خزانہ کے نام اسی ماہ میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی اب ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں۔ باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ولادت

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے بچی عطا کی ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "ناصرہ" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ (آمین)

(قریشی نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلان داخلہ

ایف اے/ایف ایس سی (پری انجینئرنگ پری میڈیکل اور آرٹس) میں داخلے کیلئے درخواستیں ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار تک دفتر میں جمع کرائی جائیں۔ درخواست کے ہمراہ درج ذیل مصدقہ نقول لف کرنا ضروری ہیں۔

۱۔ پروویژنل سرٹیفکیٹ ۔ ۲۔ کریکٹر سرٹیفکیٹ ۔ ۳۔ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ دیگر امیدواروں کو ٹرانسفر سرٹیفکیٹ اور اصل سند لانا ضروری ہوگا۔

انٹرویو پر امیدوار کا اپنے سرپرست کے ساتھ آنا ضروری ہے۔

تاریخ انٹرویو سائنس گروپ ۱۹ ستمبر بروز بدھ
آرٹس گروپ ۲۰ ستمبر بروز جمعرات

انٹرویو صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر۔

IPL 4625

ننھے مجاہدین!

آپ کو عید مبارک ہو!

پیارے احمدی بچو! آپ کو یاد ہے نا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ سے عظیم الشان توقعات وابستہ فرمائی ہیں جو آپ کو دنیا کے سب بچوں سے ممتاز کر رہی ہیں۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں"!

پس آپ خوشی سے اچھلیں اور کودیں کہ اس چھوٹی عمر میں ہی دین کی خدمت کے لئے بلائے گئے ہیں۔

ویسے تو سب بچے عید مناتے ہیں مگر لیکن ان احمدی بچوں سے بہتر کس کی عید ہو سکتی ہے جو عید کی خوشی میں اسلام کے غلبہ کی عید کو بھی یاد رکھتے ہیں اور اپنی "عیدی" میں سے کچھ اسلام کا حصہ بھی الگ کر لیتے ہیں۔ حقیقت میں عیدی انہی کی عیدی ہے اور عید انہی نونہالوں کی عید ہے۔ پس مبارک ہو! اے اسلام کے ننھے مجاہدین آپ کو بے حد و حساب مبارک ہو!!!

(ناظم مالی وقف جدید)

دعائے مغفرت

ہماری پیاری امی جان محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید مورخہ ۱۴ اگست بروز منگل بعمر ۵۳ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت صابرہ وشاکرہ اور نیک خاتون تھیں۔ گزشتہ سال ہمارے نوجوان بھائی عزیزم انیس الرحمٰن صاحب اچانک ہارٹ اٹیک سے فوت ہو گئے تھے۔ مرحومہ نے اس صدمہ کو انتہائی صبر و تحمل سے برداشت کیا تھا جنازہ اگلے روز صبح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ بخشے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ضیاء الرحمٰن کارکن وقف جدید ربوہ)

اعلان بازیابی

ایک عدد طلائی زیور محلہ دار النصر سے ملا ہے جس دوست کا ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

(ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ)

حضرت حکیم نظام جانؒ کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۴۴
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون ۲۳۵
نگران
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جانؒ
رجسٹرڈ درجہ اول

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴